①

سوال: امت مسلمہ کو دور حاضر میں کن کن مسائل کا سامنا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے حل بیان کریں۔

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو بے شمار انعامات سے نوازا ہے قرآن کریم اور اسوۂ رسول ﷺ کی صورت میں ان کی روحانی ضروریات کو پورا کیا ہے اور خانہ کعبہ کو امت مسلمہ کا مرکز بنایا ہے۔ قرآن کریم میں ایک بھرپور ضابطہ حیات ہے جو کہ انسان کی دنیاوی زندگی اور روحانی اور نفسیاتی تسکین کا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح دنیا کے جتنے بھی مسلمان ممالک ہیں وہ طرح طرح کی معدنیات، تیل اور گیس کے ذخائر سے مالا مال ہیں۔ لیکن ان وسائل کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کو بہت سے مسائل کا بھی سامنا ہے جن کا حل صرف قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کر کے ہی نکالا جا سکتا ہے۔

دور حاضر میں امت مسلمہ کو مندرجہ ذیل مسائل کا سامنا ہے۔

امت مسلمہ کے مسائل

داخلی مسائل	خارجی مسائل
۱۔ امن عامہ کا مسئلہ	۱۔ مغربی تہذیب کی یلغار
۲۔ غربت و بے روزگاری	۲۔ وسائل پر قبضہ کی کوشش
۳۔ شخصی آزادی پر پابندی	۳۔ مسلمان ریاستوں کو منتشر کرنے کی کوشش
۴۔ عورتوں پر تشدد	۴۔ یہودی ریاستوں کی تشکیل
۵۔ فرقہ واریت	۵۔ قرآن اور رسول ﷺ کی بے حرمتی
۶۔ فکری انتشار	۶۔ مغرب کے عدل و انصاف کے دوہرے معیار
۷۔ تعلیم کا فقدان	
۸۔ لسانی اور علاقائی عصبیت	
۹۔ اخلاقی بے راہ روی	
۱۰۔ فکری جمود	

مندرجہ بالا مسائل کا تفصیلی جائزہ ذیل میں درج ہے

Scanned with AnyScanner

۱۔ امن عامہ کا مسئلہ:

عصر حاضر میں مسلم ممالک اور بالخصوص پاکستان امن عامہ کے مسائل سے دوچار ہے۔ ہر آئے دن قتل و غارت، چوری، راہ زنی، دہشتگردی اور جسمانی اور نفسیاتی تشدد کے واقعات میں اضافہ قابل مذمت ہے۔ مثال کے طور پر مختلف شہروں جیسا کہ کراچی، اسلام آباد اور مختلف بڑے شہروں میں چوری کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اسی طرح بچیوں اور عورتوں پر تشدد اور زیادتی کے واقعات میں بھی اضافہ ہوتا نظر آ رہا ہے۔ حال ہی میں گھر کی ملازمہ پر تشدد کی خبر سامنے آئی۔ روز بروز اس قسم کے واقعات میں اضافہ یقینی طور پر مذہب اور اللہ تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی زیادتی نہ کرنے کی تلقین کی ہے۔

سورۃ بقرہ میں ارشاد ہے کہ

ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین ۝۱۹۰

مگر زیادتی نہ کرنا کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

غربت و بے روزگاری:

امت مسلمہ کا ایک اور اہم مسئلہ غربت اور بے روزگاری ہے۔ چند ایک مسلمان ممالک جن میں تیل کے ذخائر موجود ہیں، ان کے علاوہ بیشتر مسلمان ممالک غربت اور معاشی بحران کا شکار ہیں۔ اگر پاکستان کی معیشت پر نظر ڈالی جائے تو وہ موجودہ صورت حال میں بین الاقوامی قرضوں کے سہارے چل رہی ہے۔ ان کا قرضوں کے باعث اشیاء خورد و نوش اور بنیادی ضرورت کی چیزوں پر دن بدن ٹیکس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جو ایک عام شہری کے لیے شدید پریشانی کا باعث ہیں۔ اسی طرح بے روزگاری کی وجہ سے لوگ مایوسی اور اضطراب کا شکار ہیں اور آئے دن مہنگائی اور غربت کی وجہ سے خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۲۔ عورتوں پر تشدد:

اسلام نے جس قدر عورتوں کے حقوق پر زور دیا ہے اتنا کسی بھی مذہب میں نہیں دیا گیا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمان معاشرے میں ان حقوق کو یقینی نہیں بنایا گیا۔ عورتوں کو وراثت میں حق اللہ تعالیٰ نے دیا ہے لیکن ہمارے معاشرے میں بیٹی اور بہن کو

Scanned with AnyScanner

اگر وراثت میں حق دے دیا جائے یا وہ خود طلب کر لے تو اس بات کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جائیداد کی تقسیم کا طریقہ خود بیان کیا ہے۔

حدیث میں ارشاد ہے کہ!
جو شخص ایک بالشت زمین ظلم سے حاصل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔

وراثت کے علاوہ عورتوں کو تعلیم کے حق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ جیسا کہ افغانستان میں عورتوں کی تعلیم پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ جو کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ
"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

لیکن اسلامی ~~معاشرہ~~ ممالک میں تعلیم کے حوالے سے یہ حقوق برابر نہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عورتوں پر مظالم اور تشدد کے واقعات میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جہیز نہ لانے پر اور غیرت کے نام پر قتل کے واقعات عام ہوتے جا رہے ہیں۔

۳۔ فرقہ واریت

فرقہ واریت اسلامی دنیا کا ایک تشویش ناک مسئلہ ہے۔ مسلم ممالک فرقہ واریت کے مسئلے سے دوچار ہے جس سے دشمن ممالک بھی فائدہ اٹھاتے ہیں مثلاً سعودی عرب اور ایران کے درمیان اختلاف کی سب سے بڑی وجہ شیعہ و سنی مسالک تھے۔ اسی طرح عراق، ایران جنگ کی وجہ بھی فرقہ واریت ہی بنی۔ ان اختلافات کا اثر پاکستان پر بھی پڑا۔ عرب ممالک کا اپنی تنظیموں کو سپورٹ کرنا اور اسی طرح شیعہ ممالک کا اپنی تنظیموں کو مدد فراہم کرنا پاکستان میں بدامنی کا باعث بنتے ہیں۔ ~~[illegible]~~ حال ہی میں گلگت اور بلتستان میں شیعہ سنی اختلافات دیکھنے میں آئے جس سے نہ صرف ملک کے اندر مسائل پیدا ہوئے بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی ملک کا امیج خراب ہوا۔

add relevant quotations and examples against arguments as well.

Scanned with AnyScanner

۴ فکری انتشار:

مسلم ممالک کا ایک اور بڑا مسئلہ فکری انتشار ہے۔ بہت سے معاملات مثلاً سیاسی نظام، معاشی نظام، غیر مسلموں کے حقوق اور بینکنگ سسٹم کے بارے میں کوئی واضح نظام کی نشاندہی نہیں کی گئی۔ سیاسی نظام جمہوری ہو یا خلافت ہو اس پر کوئی واضح رائے موجود نہیں ہے۔ بینکنگ سسٹم کو سود سے کس طرح پاک کیا جائے اس کا بھی کوئی خاطر خواہ حل ابھی تک نہیں نکل سکا۔ یہی فکری انتشار مسلمان ممالک کے نظام میں عدم استحکام کی وجہ بھی بنتا ہے۔

۵ جدید تعلیم کا فقدان:

مسلمان ریاستیں سائنس اور ٹیکنالوجی کی دوڑ میں سب سے ممالک سے پیچھے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے مقابلے میں ریسرچ سینٹر اور لیبارٹری کی کمی اس فقدان کی ایک بڑی وجہ ہے۔ رینکنگ اور تعداد کے حوالے سے بھی مسلمان ممالک کی جامعات بہت پیچھے ہیں۔ جہاں ہمارے پڑوسی ممالک چاند پر جا رہے ہیں وہاں پاکستان ابھی بھی بنیادی مسائل سے دوچار ہے۔ موجودہ بجٹ میں تعلیم کے لیے صرف 1.7 فیصد مختص کیا گیا جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور اس بجٹ میں سائنس اور ٹیکنالوجی تو کیا بنیادی تعلیم کی سہولیات کو پورا کرنا بھی ناممکن ہے۔

۶ مذہبی انتہا پسندی:

اُمت مسلمہ اور بالخصوص پاکستان مذہبی انتہا پسندی جیسے معاملات سے بری طرح متاثر ہے۔ حال ہی میں چند ایسے واقعات سامنے آئے جو کہ اسلامی تعلیمات اور ایک اسلامی معاشرے کے اصولوں کے خلاف تھے۔ جیسا کہ سیالکوٹ میں سری لنکن شہری کا قتل اور جڑانوالہ میں عیسٰی برادری کے کلیسوں اور دیگر عبادت گاہوں کو مسمار کرنا اور ایسے بہت سے واقعات مذہبی انتہا پسندی کی عکاس ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ط

ترجمہ: جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ المائدہ (۳۲)

۷ اخلاقی بے راہ روی:

کسی معاشرے کو پستی میں دھکیلنے میں اخلاقی بے راہ روی جیسے عناصر سر فہرست ہیں۔ جس ملک میں جھوٹ، بد دیانتی، منافقت، جنسی تشدد اور جنسی بے راہ روی جیسے برے اخلاق پیدا ہو جائیں تو ایسے معاشرے کو زوال سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہ ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ یہ تمام برائیاں مسلمان ممالک میں ~~بڑھتی~~ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ اگر پاکستان میں دیکھا جائے تو آئے دن جنسی زیادتی کے واقعات سننے کو ملتے ہیں نہ صرف لڑکیاں بلکہ لڑکے بھی جنسی زیادتی کا شکار ہوتے ہیں۔ اسی طرح ناپ تول میں کمی، ذخیرہ اندوزی، غیر معیاری اشیا کی خرید و فروخت عام ہو چکا ہے۔ اپنے وقتی فائدے کے لیے لوگ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ یہی اخلاقی بے راہ روی نہ صرف ملکوں کے زوال بلکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور آخرت میں عذاب کا سبب بھی بنتی ہیں۔

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اچھے اخلاق گناہ کو اس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور برے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

۸ فکری جمود:

دورِ حاضر کے بہت سے معاملات ایسے ہیں جن پر علما اور مفکرین کی آراء اور نئے دور کے مطابق ان کا حل ناگزیر ہے لیکن مسلمان ممالک کا کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو اس کام کو خوبی سرانجام دے سکے۔ ~~اہد~~ او آئی سی کے پلیٹ فارم سے اسلامی فقہ کے حوالے سے جو ادارہ موجود ہے وہ صرف سفارشات مرتب کر سکتا ہے۔ حالانکہ اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ایک ایسے ادارے کی ضرورت ہے جس کا دائرہ کار وسیع ہو اور جدید دور کی ضروریات اور شرعی اصولوں کے مطابق ہو۔

Scanned with AnyScanner

leave a line space between headings.

خارجی مسائل :

امت مسلمہ کے مسائل صرف [داخلی] خارجی ہی نہیں بلکہ خارجی بھی ہیں۔ یہ مسائل مختلف عناصر کے ذریعے امت مسلمہ کو کمزور کرنے اور ان کے درمیان اختلاف پیدا کرنے کیلئے کاربند ہیں۔ ان میں سے کچھ مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

مغربی تہذیبی یلغار

کسی بھی ملک کو اپنے زیر اثر لانے کیلئے ضروری نہیں کہ ان پر براہ راست جنگ مسلط کی جائے بلکہ اپنی تہذیب اور ثقافت کے ذریعے بھی ان پر اثر انداز ہوا جا سکتا ہے۔ مغرب بھی اس طرز عمل کو اپنائے ہوئے ہے۔ جس کے ذریعے مسلمان ممالک کے اندر پر اپنی تہذیب، ثقافت اور نظریے کو نافذ کیا جا رہا ہے۔ جس کے ذریعے نہ صرف مسلمان ممالک کا طرز زندگی متاثر ہو رہا ہے بلکہ انفرادی طور پر دیکھا جائے تو نوجوانوں کے اندر خود آگہی سے متعلق بھی ایک انتشار پایا جاتا ہے جو کہ معاشرے میں خرابیوں کا باعث بنتا ہے۔

علامہ اقبال نے مغربی تہذیب سے جڑے ذہنی اور قلبی اضطراب کو یوں بیان کیا ہے!

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف

وسائل پر قبضہ کی مغربی کوشش

مغربی ممالک کی ہمیشہ سے نظر مسلمان ممالک میں موجود وسائل پر رہی ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ مغربی ممالک نے اپنے فائدے کے لیے ہمیشہ ترقی پذیر ممالک میں موجود وسائل کو بروئے کار لانے کی کوشش کی ہے۔ جب اس خطے پر ایسٹ انڈیا کمپنی مسلط تھی تو تب بھی ان کا طرز عمل یہی تھا جو کہ آج بھی موجود ہے۔ چاہے تیل کے ذخائر ہوں یا باقی قیمتی وسائل یورپی ممالک کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ان کو اپنے فائدے کیلئے استعمال کیا جائے اور اسلامی ممالک کو تہہ و بالا کر دیا جائے۔

مسلمان ریاستوں میں انتشار پیدا کرنا

یورپی ممالک اپنی اجارہ داری کو قائم رکھنے کیلئے اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف مسلم ممالک میں کئی طریقوں سے کام کر رہا ہے تاکہ مسلمان ممالک کے

Scanned with AnyScanner

استحکام کو متاثر کیا جا سکے۔ ~~جیسا کہ~~

یہودی ریاست کی تشکیل

اسرائیل کی صورت میں یہودی ریاست کا قیام برطانیہ کی فراہم کردہ بنیادوں کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ اور اب امریکہ چاہتا ہے کہ مسلمان ممالک اسرائیل کی حیثیت کو قبول کریں جس کے لئے بھرپور کوششیں جاری ہیں اور متحدہ عرب امارات پہلے ہی اسرائیل کو تسلیم کر چکا ہے اسی طرح ابراہم اکورڈز کے ذریعے سعودی عرب کو بھی اس پر آمادہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایسا کرنے سے نہ صرف فلسطین بلکہ باقی مسلمان ممالک کے جذبات کو بھی ٹھیس پہنچی ہے جو کہ مسلمان ممالک کی آپس میں جھگڑے اور انتشار کا سبب بن سکتی ہے۔

قرآن و رسول کی بے حرمتی:

مغربی ممالک یہ جانتے ہیں کہ قرآن اور آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کی وابستگی اور جذبات جڑے ہیں اور ان جذبات کو مجروح کرنے کے لیے آئے دن قرآن و رسول کی بے حرمتی کے واقعات پیش آنا کوئی اتفاق نہیں بلکہ سوچے سمجھے اقدامات ہیں۔ آزادی رائے کی آڑ میں توہین آمیز خاکے اور گستاخانہ مواد نشر ہونا انتہائی قابل مذمت ہیں۔ اقوام متحدہ میں اسلاموفوبیا کا دن مقرر ہونے کے باوجود بھی اس قسم کے واقعات ہوتے نظر آنا مغربی دنیا کے دوہرے معیار کی عکاسی کرتے ہیں۔ جس سے نہ صرف مسلمان شدید کرب میں مبتلا ہوتے ہیں بلکہ مشرق و مغرب میں نفرت کا باعث بھی بنتے ہیں۔

مغرب کے عدل و انصاف کے دوہرے معیار:

مغربی دنیا کے عدل و انصاف کے معیار ہمیشہ سے دوہرے ہی رہے ہیں۔ جہاں ایک مسلمان ریاست کے مسائل درپیش ہوں تو اقوام متحدہ اس پر خاموش رہتا ہے جبکہ اگر کسی یورپی ملک میں ایسی صورت حال درپیش ہوں تو اس کی مذمت کی جاتی ہے مثال کے طور پر امریکہ اور باقی ممالک کا یوکرین اور روس کی جنگ پر ردعمل تو کافی واضح اور شدید تھا مگر یہی صورت حال

اور بھارتی زیادتی جب کشمیر میں ہو تو کوئی ردعمل سامنے نہیں آتا ایران میں اگر ایٹم بم بناتے ہیں تو بہت سی پابندیاں لگائی گئی ہیں جبکہ اسرائیل اگر ایسا کوئی اقدام کرے تو اس پر پابندی نہیں لگائی جاتی۔ مغربی دنیا کے اپنے دہرے معیار کی وجہ سے بھی بہت سے مسائل نے جنم لیا ہے۔

امت مسلمہ کے مسائل کا حل:

امت مسلمہ کو درپیش مسائل کو حل کرنے کے حوالے سے چند اہم تجاویز درج ذیل ہیں۔

one reference is enough for a single heading.

اتحاد امت:

امت مسلمہ کو اندرونی اور بیرونی عناصر کی وجہ سے جن مسائل کا سامنا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ اتحاد کی غیر موجودگی ہے اگر تمام مسلمان ممالک مل کر ان مسائل کو ختم کرنا چاہیں تو کوئی بھی بیرونی اور اندرونی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔ قرآن کریم میں بھی اتحاد کی تلقین کی گئی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران: 103)

ترجمہ "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔"

اسی طرح فرقہ واریت اور عصبیت کو بھی منع فرمایا گیا ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ!

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ

ترجمہ "بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی کی اور گروہ در گروہ بن گئے آپ کو ان سے کوئی سروکار نہیں۔ (الانعام: 159)

قرآن کریم میں اختلاف کی وجہ سے پیدا ہونے والے مسائل کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور یہ اختلاف آجکل کے دور جدید میں بھی امت مسلمہ کی پستی کی وجہ نظر آتا ہے

سورۃ الانفال میں ارشاد ہے کہ!

وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِينَ (الانفال: 46)

ترجمہ "اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ تمہاری ہمتیں پست ہو جائیں گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

قرآن وحدیث میں اتحاد کی اہمیت اور اختلاف سے بچنے کا حکم اسی
لیے آیا ہے کہ اُمت مسلمہ اپنے مسائل کی باہمی مشاورت اور اتحاد سے
حل کرنے کی کوشش کریں لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلم ممالک
آپس کے اختلافات کی وجہ سے ہی بحران کا شکار ہیں۔ درج ذیل میں
اس اختلاف کو ختم کرنے کے بارے میں چند تجاویز

عالم اسلام کے اتحاد کیلئے تنظیم کی تشکیل:

اُمت مسلمہ کے اتحاد کیلئے تنظیم کی تشکیل ناگزیر ہے۔
جیسا کہ یورپی ممالک کی مختلف تنظیمیں اپنے خطے کی ترقی
کیلئے متحرک ہیں اسی طرح مسلمان ممالک کی تنظیمیں بھی
تشکیل دی جائیں تاکہ عالم اسلام کو جن مسائل کا سامنا ہے اُس
کا بہتر حل نکالا جا سکے۔ جو تنظیمیں مثلاً موتمر عالم اسلام
اور رابطہ عالم اسلامی پہلے سے بنائی جا چکی ہیں ؛ بلکہ وہ غیر متحرک
ہیں ان کو دوبارہ سے متحرک کیا جائے اور ازسرنو ان کو فعال کیا
جائے اور اُمت مسلمہ کے مسائل کے جلد حل کے لیے ٹاسک فورس
بنائی جائے۔

اسلامی تعاون کی تنظیم:

اسلامی تعاون کی تنظیم 1969 میں بنی لیکن اتنے سالوں میں
او آئی سی کی کوئی خاطر خواہ حکمت عملی سامنے نہیں آئی۔ گو کہ
57 اسلامی ممالک اس کا حصہ ہیں مگر آپس میں اختلاف کی
وجہ سے فلسطین، کشمیر، افغانستان، لیبیا کے مسائل کا کوئی خاطر خواہ
حل نہیں نکالا جا سکا۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس
ادارے میں اُن مسلمان ملکوں کو منظم کیا جائے جو اتحاد امت
کے سنجیدہ حامی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کو مغربی ممالک کے اثرات
سے پاک کیا جائے، مشترکہ دفاعی، کرنسی، تجارتی اور سائنسی و تحقیقاتی
اداروں کا قیام کیا جائے۔
ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے نزدیک اتحاد کی بنیاد علاقہ، زبان
یا رنگ ونسل نہیں بلکہ صرف اسلام ہے اور اسی بنیاد پر مسلمان
ممالک ترقی کی طرف گامزن ہو سکتے ہیں اور ہمارے مسائل کا حل
بھی ہے۔

بتانِ رنگ و خوں کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

Scanned with AnyScanner

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم)

do not use one word headings. they should be elaborate and self explanatory.

دفاع :

امت مسلمہ کو بیرونی خطرات سے نمٹنے کے لیے اپنے دفاع کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ مسلمان ممالک کو ایک مشترکہ فوج اور جدید اسلحہ سازی کے ذریعے مضبوط کیا جائے اور ان کی تربیت اس انداز میں کی جائے کہ وطنیت، لسانیت اور علاقائیت کی جڑوں کو کمزور کیا جا سکے۔ تاکہ تمام مسلمان ممالک اسلام کے جھنڈے کے تلے اپنے حقوق کا دفاع کر سکیں

تعلیم و تربیت

تعلیم و تربیت کے میدان میں مسلمان ممالک چونکہ بہت پیچھے ہیں اس لیے اس پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ناخواندگی کو ختم کرنے کے لیے مشترکہ کوشش کی جائے، جدید دور کے ساتھ چلنے اور مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کے لیے ریسرچ کے ادارے قائم کیے جائیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کو فروغ دیا جائے۔ مشترکہ ورکشاپ منعقد کی جائیں اور سیمینار کا انعقاد کیا جائے جہاں مختلف ریسرچ پر کرنے والے کام اور اس سے حاصل شدہ نتائج کو پیش کیا جائے تاکہ اس کا استعمال عمل میں لایا جا سکے۔

معیشت :

مسلمان ممالک کو اپنی معیشت بڑھانے کے لیے مشترکہ اقدامات کی ضرورت ہے جس کے ذریعے سے مغربی ممالک کے قرضہ جات اور آئی ایم ایف کی سخت شرائط سے خود کو آزاد کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی کو اپنائیں، مشترکہ کرنسی اور کمپنیاں بنائی جائیں۔ سود سے پاک بینکنگ اور معیشت کے نظام کو تشکیل دیا جائے تجارت کے حوالے سے آسان پالیسی بنائی جائے اور پابندیاں ختم کی جائیں۔

معاشرت اور اخلاقیات

ایک اسلامی معاشرے کے فروغ کے لیے ضروری ہے کہ اسلامی قوانین پر عمل کیا جائے۔ چوری، جھوٹ اور دھوکہ بازی، ذخیرہ اندوزی جیسی برائیوں کو جڑ سے اکھاڑا جائے۔ میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے ہونے والی اخلاقی تباہی کو روکا جائے۔ جنسی تشدد، بے راہ روی اور ہم جنسی جیسے ناسور کا خاتمہ کیا جائے۔ قرآن مجید اور حدیث کو تعلیمی نصاب میں شامل کیا جائے اور اس حوالے سے جدید ادارے بھی

Scanned with AnyScanner

09

قائم کیے جائیں تاکہ ایک مضبوط اور اخلاقی اقدار کی پاسداری کو ممکن بنایا جا سکے۔

قانون و انصاف:

قانون و انصاف کسی بھی معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے اس لیے امت مسلمہ کی مسائل کے حل کیلئے بھی قانون و انصاف کی پاسداری اور انصاف کے اداروں کا قیام ضروری ہے۔ مسلم ممالک کی مشترک مجلس فقہ اور اجتہاد بنایا جائے عالمی عدالت انصاف کی طرز پر اسلامی عالمی عدالت انصاف بنائی جائے تمام اسلامی ممالک مل کر ایک ایسا نظام وضع کریں جس میں انصاف سب کے لیے یکساں ہو۔

خلاصہ بحث:

درج بالا بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عالم اسلام کو درپیش مسائل کا حل صرف کسی ایک فرد، جماعت یا ملک کا کام نہیں بلکہ تمام حکمران، ادارے، سائنس دان، مفکرین اہل علم مل کر ہی اس کا حل نکال سکتے ہیں جس سے امت ان مسائل سے آزاد ہو کر عروج کی طرف جا سکتا ہے۔

improve the structure of the answer. use relevant and quality subheadings.

work on the paper presentation, references and the handwriting.

Scanned with AnyScanner